

49686 - کیا سحری کے وقت ورزش کرنے والا شخص ہرمون والی دعا کھا سکتا ہے ؟

سوال

میں جسمانی کھیل (باڈی بلڈرنگ) کھیلتا اور افطاری کے خون میں بعد انجکشن لگواتا ہوں لیکن اشکال یہ ہے کہ یہ انجکشن ہرمونات کے ہیں اور روزے کی وقت خون میں گردش کرتے ہیں تو کیا یہ روزے پر اثر انداز تو نہیں ہوتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہم امید کرتے ہیں کہ اس کھیل کا کھلاڑی شرعی شروط کو مد نظر رکھ کر یہ کھیل کھیلتا ہوگا، اس لیے کہ یہ کھیل ایسا ہے جس میں تماشائیوں کے سامنے جسم کے وہ اعضاء پیش کیے جاتے ہیں جو ستر میں شامل ہیں اور ان کا چھپانا ضروری ہے چہ جائیکہ جسم کو نقصان دینے والی اشیا استعمال کرنا جیسا کہ ان کا گمان ہے .

اور مقوی اور ہرمونات یا پھر رات کے وقت کھانا پینا اور اس کے اثر کا سارا دن باقی رہنا جائز ہے لیکن ان اشیاء کا دن کے وقت استعمال ممنوع اور ناجائز ہے یعنی طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ان اشیاء کا استعمال ممنوع اور ناجائز ہے .

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو
البقرة (187)

شریعت اسلامیہ نے سحری کھانے اور اسے آخر رات تک مؤخر کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ ایسا کرنے میں روزہ دار کو اعانت و مدد حاصل ہوتی ہے .

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے .

صحیح بخاری حدیث نمبر (1823) صحیح مسلم حدیث نمبر (1095)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ:

حدیث میں مذکور برکت سے مراد کیا ہے؟

شیخ کا جواب تھا:

سحری کی برکت سے شرعی اور بدنی برکت مراد ہے، شرعی برکت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان کے حکم کی بجا آوری، اور بدنی برکت یہ ہے کہ: روزے کے لیے بدنی طاقت اور غذائیت کا حصول ہوگا۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (339)

اور اس کھیل کے لیے ایسے ہرمونات کی دعا کھانے کے متعلق یہ ہے کہ اس کے نقصانات کو دیکھا جائے گا اگر تو اس کے نقصانات ثابت ہو جائیں تو ان کا استعمال حلال نہیں۔

عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ: نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی کو نقصان دو۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340)

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور اس کے کئی ایک طرق ہیں جو ایک دوسرے سے مل کر تقویت دیتے ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (896) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم .